Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2 Issue-1(Jan-June, 2024)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 30, 2024

Causes of Increasing Suicide Trends in Pakistan and Prevention in the Light of Islamic and Spiritual Teachings

پاکستان میں خودکشی کے بڑھتے رجحانات کے اسباب اور اسلامی وروحانی تعلیمات کی روشنی میں تدارک

Dr. Ghulam Mustafa
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore.

Muhammad Waheed uz Zaman
Lecturer Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore.

Abstract

The rising trends of suicide in Pakistan have emerged as a significant public health concern, highlighting various social, economic, and psychological factors. This study examines the underlying causes contributing to the increasing suicide rates, such as poverty, unemployment, mental health issues, social stigma, and lack of awareness about mental health care. The cultural context of Pakistan, where discussions about mental health and emotional struggles are often stigmatized, further exacerbates the issue.This paper also explores preventive measures rooted in Islamic teachings and spiritual perspectives. Islam emphasizes the sanctity of life and provides comprehensive guidelines for mental well-being, promoting community support, empathy, and compassion. Spiritual teachings encourage individuals to seek solace in faith, fostering resilience against life's challenges. By integrating contemporary mental health strategies with Islamic principles, this research proposes a holistic approach to suicide prevention, advocating for community engagement, educational programs, and accessible mental health resources. The role of religious leaders and community organizations in disseminating awareness and providing support is emphasized, aiming to create a supportive environment that fosters mental health and emotional well-being.

This study seeks to contribute to a deeper understanding of suicide trends in Pakistan and to formulate actionable strategies for prevention in alignment with Islamic and spiritual teachings.

Keywords: Suicide, Pakistan, mental health, Islamic teachings, spiritual perspectives, prevention, community support, emotional well-being.

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے جس میں اچھی صحت و تندرستی والی زندگی بھی شامل ہے۔ یہ روح یہ جسم، یہ سانس، رزق، غرض ہر چیز اللہ کی نعمت و ملکیت ہے۔ انسان کا ان پر یہ حق نہیں کہ وہ اسے فنا کردے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ (1)

"کہہ دو! یہ روح تو اللہ کا امر ہے"

انسان پر اس کی حفاظت کرنا، اس زندگی کو درست انداز میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں گزارنا لازم ہے اور یہی اسلامی تعلیمات میں حکم دیا گیا ہے۔ ملک پاکستان میں گزشتہ چند سالوں میں خودکشی کی شرح میں انتہائی تشویش ناک حد تک اضافہ دیکھنے کو نظر آرہا ہے، جس میں اکثریت نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ہے، یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں محققین اور سکالرز حضرات کو اس خطرناک صورتحال کے رجحانات کی بنیادی وجہ تلاش کرنے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسے حل کرنے کے بارے میں متوجہ کیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ ان محرکات واسباب کو تلاش کیا جائے جو خودکشی کے اضافے میں کارفرما ہیں۔

بنیادی سوال یہ ہے کہ "اسلامی و روحانی تعلیمات اس سے متعلق کیا کہتی ہیں؟"۔۔۔ اس تحقیق میں یہ حل تلاش کیا جائے گا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خودکشی کی شرح پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے، نیز روحانی رہنمائی اس میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

"خودکشی" کی تعریف:

"خودکشی" دو لفظوں کا مجموعہ ہے؛ "خود" اور "کشی"۔ "خود" کا معنی ہے؛ "اپنے آپ کو" اور "کشی" کا معنی ہے "مارنا"۔ ان دونوں کا مجموعہ بنا "خود کو مارنا"۔ اُردو لغت میں اس کا معنی؛ "اپنے آپ کو قتل کردینا" درج کیا ہے۔(2)

عربی میں اس کے لیے "انتحر / الانتحار"(3) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، اور انگریزی میں "Suicide" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ چند تعریفات درج ہیں:

"کسی شخص کا اپنے آپ کو قصداً اور غیر قدرتی طریقے سے ہلاک کردینے کا عمل خُودکشی کہلاتا ہے۔"(4)

علامہ علی بن الحسن الهنائی المنجد میں لکھتے ہیں:

"انسان بعض اوقات کسی اچانک صدمے یا اپنے مقصد میں ناکامی کے باعث اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی کا خود ہی خاتمہ کر دیتا ہے، اسے خودکشی کہتے ہیں۔"(5)

مختلف شہروں میں خودکشی کی شرح:

وطنِ عزیز پاکستان ہی میں خُودکشی کی شرح میں اضافہ نہیں ہو رہا، بلکہ دنیا کے دیگر مختلف ممالک بھی میں ہر سال خودکشی کی شرح میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اور ایسا بھی نہیں ہے کہ زیادہ آمدنی والے ممالک میں بالکل امن وامان ہے، بلکہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W.H.O) نے 28 اگست 2023 کو ایک رپورٹ شائع کی جس میں تحقیق کے مطابق 703000 افراد ہر سال اپنی جان لیتے ہیں۔(6) بہت سے ایسے لوگ ان کے علاوہ ہیں جو ہر سال اپنی جان لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن ممالک میں خودکشی کی شرح زیادہ ہے جن ممالک کو ہم بہت امن پرست، کامیاب اور ماڈرن خیال کرتے ہیں۔ 2019 کی عالمی سطح کی رپورٹ کے مطابق 77 فیصد خودکشی زیادہ آمدنی والے ممالک میں ہوئی، جن میں زیادہ تر تعداد 15 سے 29 سال کی عمر کے نوجوانوں کی تھی۔ چونکہ ہمارا موضوع محض ملک پاکستان میں خودکشی کی شرح واضح کرنا اور اس کا تدارک پیش کرنا ہے، لہٰذا اس تحقیق میں غیر ممالک شامل نہیں ہیں۔

پاکستان کے مختلف شہروں میں خودکشی کی شرح 1991 سے 2022 تک:

پاکستان کے شہر پشاور (خیبر پختونخواہ) میں خُودکشی کی تعداد 39 رہی جس میں 29 مرد اور 10 خواتین شامل ہیں۔ لاہور (پنجاب) میں 1993 تا 1995 کے دوران 100 تعداد رہی جس میں 65 مرد اور 35 عورتیں شامل ہیں۔ کراچی (سندھ) پاکستان کے بڑے شہروں میں سے ہے جہاں 1995 تا 2001 تک 1379 تعداد رہی جن میں 863 مرد اور 516 عورتیں شامل ہیں۔ فیصل آباد پنجاب میں 95 لوگوں نے خودکشی کی جس میں 67 مرد اور 28 عورتیں شامل ہیں، راولپنڈی میں 52 لوگوں نے خودکشی کی جس میں 49 مرد اور 3 عورتیں شامل ہیں۔(7) بہاول نگر میں 2017 سے 2022 تک خودکشی کرنے والے افراد کی تعداد 873 ہے۔(8) اور ان تمام خودکشی کرنے والوں کی عمریں 20 سے 30 سال تک کے درمیان رپورٹ ہوئی ہیں:

وقت کرتا ہے پرورش برسوں　　　حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

خودکشی کے اسباب:

کوئی نوجوان، لڑکا، لڑکی، یا پھر کوئی بھی شخص جو کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والا انسان ہو، خودکشی کا فیصلہ فوری نہیں کرتا بلکہ اس کے پیچھے بہت سے محرکات واسباب کارفرما ہوتے ہیں، کوئی غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتا ہے، تو کوئی محبت میں ناکامی میں اپنے جذبات سے ہار مان لیتا ہے، کوئی امتحان میں ناکامی کی بدنامی کا سامنا نہ کرنے کی سکت نہ رکھنے سے

خود کو ختم کر دیتا ہے، تو کوئی بے روزگاری کی وجہ سے گھر کے حالات سے مجبور ہو کر خود کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ جس تیزی سے یہ دنیا ایک گلوبل ولیج(Global Village) کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے, اتنی ہی تیزی سے اسباب میں بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔(9) پہلے خودکشی کی شرح کم تھی تو اس کے اسباب بھی گنے چُنے تھے، اب شرح زیادہ ہے تو ان اسباب میں سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا، ڈیپریشن، ناکامی، بدنامی اور جدید نظام تعلیم وغیرہ بھی شامل ہو گیا ہے۔ چند ایک اسباب درج ذیل ہیں جن کی بنا پر خودکشی میں اضافہ ہوا اور اس کا سبب بنے۔ پہلی وجہ نفساتی مسائل ہیں جسے تقریباً ہر محقق نے اپنی تحقیق میں درج کیا جو کہ سروے کے بعد نتائج میں چند مشہور وجوہات میں سے ایک ہے۔(10)

الرچ اپنی تحقیق میں لکھتا ہے کہ (11) چودہ ایسی بنیادی وجوہات ہیں جن کی بنا پر ایک شخص اپنے جذبات پر کنٹرول کھو دیتا ہے جس سے خودکشی کرنا اسے نہ صرف آسان لگتا ہے بلکہ وہ اسے مسائل کا حل مان لیتا ہے، ان 14 وجوہات میں سے 8 ایسی وجوہات ہیں جن کا تعلق انسان کے جذبات یا ذہنی بیماریوں سے ہے، جس میں ڈیپریشن، طویل بیماری، گھریلو پریشانیاں، محبت میں ناکامی، بدنامی، بے روزگاری، کثرت نشہ، والدین سے دوری (12) وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر محمود کی تحقیق کے مطابق ضلع بہاول نگر کے لوگوں نے چند وجوہات پر اپنا سروے جمع کروایا جس میں خودکشی کے اسباب درج ذیل بیان کیے گئے ہیں:

گھریلو پریشانیاں:

کم آمدنی اور غربت کی وجہ سے ہر گھر مشکلات کا شکار ہے، کہیں دو وقت کی روٹی پوری نہیں ہوتی تو کہیں تعلیم کے اخراجات پورے نہیں ہو رہے۔ اس پر 97% لوگوں کا اتفاق ہے کہ خودکشی کی وجہ گھریلو پریشانیاں ہیں، جب کہ 3% لوگ اس سے متفق نہیں ہیں۔

میاں بیوی/رشتہ داروں کی لڑائی:

دین اسلام مرد پر یہ لازم قرار دیتا ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرے اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھے، لیکن ساتھ ساتھ اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق کو بھی ادا کرے۔ سروے میں 84% لوگ اس بات سے متفق ہیں کہ میاں بیوی /والدین/رشتہ داروں کی لڑائی اور ناچاقی سے تنگ آکر لوگ خودکشی کرتے ہیں، جبکہ اس میں 16% لوگ اس رائے سے متفق نہیں ہیں۔

ذہنی دباؤ:

بنیادی طور پر ذہنی دباؤ کی دو بڑی بڑی وجوہات ہیں؛ ایک تو جب انسان کی خواہشات پوری نہ ہوں، دوسرا جب اُسے ایسا کام کہہ دیا جائے جو اس کی ہمت وطاقت سے زیادہ ہو، تب انسان خودکشی کی طرف مائل ہوتا ہے، جیسے محبت میں ناکامی۔ یہاں انسان اپنے ذہن پر اس بات کا بوجھ بڑھا لیتا ہے کہ وہ اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا اور اپنی ہمت وطاقت کھو دیتا ہے۔ اس پر سروے میں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2 Issue-1(Jan-June, 2024)
ISSN: (2311-6552)

6%لوگوں کی یہ رائے ہے کہ خودکشی کرنے والے لوگ ذہنی دباؤ کا شکار نہیں ہوتے جبکہ 86%لوگوں کی رائے ان سے مختلف ہے،ان کا کہنا ہے کہ خُودکشی کا ارتکاب کرنے والا پہلے دن سے خودکشی تک ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے۔

معاشی وجہ:

موجودہ دَور میں بڑھتی ہوئی مہنگائی نے زندگی کو بہت مشکل بنادیا ہے،ایک عام شہری جہاں مہنگائی سے تنگ ہے،وہیں اُسے بے روزگاری کا بھی سامان کرناپڑرہاہے،سروے میں 91%لوگوں نے خودکشی کا سبب معاشی مسائل بتایاہے۔جب کہ 5% لوگ اس سبب سے اتفاق نہیں کرتے۔

نشہ آور چیزوں کا استعمال:

پاکستان میں تقریباً 70 لاکھ کے قریب لوگ نشہ کے عادی ہیں جو پاکستان کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ ہے،بہت سے لوگوں کی یہ رائے ہے کہ خودکشی کرنے والا نشہ آور ادویات،شراب،نیند کی گولیاں وغیرہ استعمال کرتا ہے،جبکہ سروے میں 71%لوگ اس بات سے متفق ہیں کہ ہم نے اُسے نشہ کرتے نہ دیکھا،نہ سنا،جبکہ 18%لوگوں کی رائے ان سے مختلف ہے، وہ کہتے ہیں کہ خودکشی کرنے والے نیند کی گولیاں،شراب،انجکشن وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جس سے وہ اپنا کنٹرول کھودیتے ہیں۔

ناکامی کا سامنا:

پاکستان میں ہر سال امتحانات کے بعد نوجوانوں کی خودکشی کے واقعات رپورٹ ہوتے ہیں،جس میں اہم وجہ امتحان میں نمبروں میں کمی ہوتی ہے،اور وہ طالب علم اپنے والدین،دوستوں اور رشتہ داروں کی باتیں سننے کا حوصلہ نہیں رکھتا،اس لیے ان تمام باتوں سے جان چھڑانے کا سب سے آسان،راستہ خودکشی ہوتا ہے،اور وہ اسے اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ صرف امتحان میں ہی ناکامی نہیں بلکہ بعض اوقات "پیار میں ناکامی"،"پسند کی شادی نہ ہونا"،"قرض"،اور "کاروبار میں نقصان" وغیرہ جیسے عوامل بھی شامل ہوتے ہیں۔اس بارے میں 83%لوگوں کی یہ رائے تھی کہ خودکشی کرنے والا ناکامی کا سامنا نہ کرسکا جس بناپر دل برداشتہ ہوکر خودکشی کربیٹھا،جبکہ 11 فیصد لوگ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے۔

خُودکشی کی ممانعت و وعید؛قرآن وحدیث کی روشنی میں:

اسلام میں خودکشی جائز نہیں ہے۔اس ضمن میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ،فان کان لابد فاعلا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیر الی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیر الی۔(13)

"اگر کوئی شخص کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیئے،اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے

ہی لگے تو یہ کہنا چاہیئے :اے اللہ ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو اُٹھالے۔"

اگر کوئی شخص اللہ تعالی کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ گناہ ہے اور اس پر سخت سزا دی جائے گی، ایسے ہی اللہ تعالی نے ہر انسان کی زندگی کا وقت مقرر کرر کھا ہے، اگر کوئی شخص اس کو ختم کرنے میں جلدی کرتا ہے، تو اُسے اس کی سزا ملے گی۔ جیسے بخاری شریف کی روایت میں ہے:

قال رسول اللہ ﷺ: کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بھا یدہ فما رقا الدم حتی مات، قال اللہ تعالی: بادرنی عبدی بنفسہ حرمت علیہ الجنۃ۔(14)

"نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا: پچھلے زمانے میں ایک شخص کے ہاتھ پر زخم ہو گیا اور اسے اس سے بڑی تکلیف ہو رہی تھی، آخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ دیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون بہنے لگا اور اسی سے وہ مر گیا۔ پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے میں جلدی کی، اس لیے میں نے بھی جنت کو اس پر حرام کر دیا۔"

اگرچہ فقہاء کے ہاں اس میں اختلاف ہے لیکن روایت میں ہے کہ جامع ترمذی میں نبی کریم علیہ السلام کی ایک حدیث مبارکہ ہے، جس میں آپ ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی:

عن جابر بن سمرۃ: ان رجلا قتل نفسہ فلم یصل علیہ النبی ﷺ (15)

"جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے خودکشی کر لی، تو نبی کریم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔"

زندگی اللہ تعالی کی عطا کی ہوئی نعمت ہے، اس کی حفاظت کی ہم پر لازم ہے اور ہمیں اپنے ہاتھوں سے اسے ختم نہیں کرنا، اور اس طرح نہ ہی خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اللہ تعالی نے واضح فرما دیا:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ (16)

"اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

ہماری یہ جان، زندگی، صحت اور دولت وغیرہ چونکہ یہ سب اللہ تعالی کی عطا کردہ ہیں لہٰذا انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس میں خیانت کرے، اور اپنے ہاتھوں سے اپنی جان، زندگی کو ختم کر دے، اسی وجہ سے خودکشی کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ انسان پر یہ لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنی جان کی، زندگی کی مال کی حفاظت بھی کرے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے بسر کرے۔ امام بغوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2 Issue-1(Jan-June, 2024)
ISSN: (2311-6552)

وقیل:اراد به قتل المسلم نفسه ۔(17)

"اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد کسی مسلمان کا خودکشی کرنا ہے۔"

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یدل علی النهی عن قتل وعن قتل نفسه بالباطل (18)

"کسی شخص کو ناحق قتل کرنے اور خودکشی کرنے کی ممانعت پر دلیل شرعی کا حکم رکھتی ہے۔"

جو شخص کسی آلہ سے اپنی جان لے، یا زہر پی کر جان لے، یا پھر کسی بلند مقام سے خود کے نیچے گرادے اور اپنی زندگی کو ختم کردے تو اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت تک وہ ایسے ہی کرتا رہے گا۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

من قتل نفسه بحدید ة فحدیدتة فی یده یتو جا بها فی بطنه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا، ومن قتل نفسه بسم فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا، ومن تردی من جبل فقتل نفسه فهو یتردی فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا۔ (19)

"جس نے لوہے سے اپنی جان لی، اس کے ہاتھ میں وہ ہتھیار ہوگا اور وہ اسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا، اور جس نے زہر کھا کر خودکشی کی، تو اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسے پیتا رہے گا، اور جس نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کی، وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ گرتا رہے گا۔"

گویا دنیا میں جو جس طریقے سے خودکشی کرے گا، قیامت برپا ہونے تک وہ اسی حالت میں عذاب میں مبتلا رہے گا، اور بروزِ حشر اسی حالت میں اسے قبر سے اُٹھایا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے تو موت کی تمنا کرنے اور اپنے لیے موت کی دعا کرنے پر بھی ممانعت فرمائی ہے۔

"فتاویٰ رضویہ" میں ہے:

"اگر کسی شخص نے یہ فعل حلال سمجھ کر کیا حالانکہ وہ شخص جانتا تھا کہ خودکشی حرام ہے تو وہ کافر ہو کر مرے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عذاب پاتا رہے گا، کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس نے کسی حرام کام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا، وہ کافر ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ کام حرام لذاتہٖ ہو اور اس کی حرمت دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اور وہ ضروریات دین کی حد تک ہو۔"(20)

اسلامی وروحانی تدارک:

اللہ تعالیٰ انسان پر دنوں کو بدلتا رہتا ہے، وہ کبھی انسان کو آسائشات عطا کرتا ہے اور کبھی اس کو آزمائش میں مبتلا کر تا دیتا ہے تاکہ وہ اپنے نیک بندوں کو آزمائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۔(21)

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2 Issue-1(Jan-June, 2024)

ISSN: (2311-6552)

"اور یہ تو دن ہیں، ہم انھیں لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں۔"

یعنی کبھی اچھے دن ہوتے ہیں تو کبھی بُرے دن، کبھی آزمائش ہوتی ہے تو کبھی نوازش۔۔۔ لیکن انسان پر جب آزمائش آتی ہے تو وہ بُرے راستے پر چل پڑتا ہے، اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب شیطان انسان کو فکر میں مبتلا کر کے اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے:

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ۔(22)

"اور شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دیتا ہے۔"

یعنی شیطان کا پہلا کام انسان کو اس فکر میں مبتلا کر دینا ہے کہ گھر کے اخراجات کیسے پورے ہوں گے؟ امتحان میں نمبر کم ہیں اب میں میرے مستقبل کا کیا بنے گا؟، محبت میں ناکامی ہو گئی، میری زندگی ختم ہو گئی۔ الغرض شیطان یہ ابتدائی ہتھکنڈے انسان پر آزماتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ خودکشی کا پہلا قدم بھی مایوسی ہے اور آخری بھی۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔(23)

"تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

گھر میں ناکامی، محبت میں ناکامی، امتحان میں ناکامی، پسند کی شادی میں ناکامی، میاں بیوی کا جھگڑا، الغرض یہ وہ تمام عوامل ہیں جو انسان کی زندگی کو مایوسی کی طرف دھکیلتے ہیں اور آہستہ آہستہ انسان کو موت کے دھانے پر لا کھڑا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ(24)

"اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔"

گویا اللہ تعالیٰ انسان کو ہر چیز سے آزماتا ہے، وہ انسان کو مال دے کر واپس بھی لے سکتا ہے، اس کے آزمانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ کاروبار میں آزمائش ڈال دے، وہ بھوک، غربت اور مفلسی میں مبتلا کر کے آزمائش کر سکتا ہے، لیکن بنیادی طور پر انسان کو جس بات کا سہارا لینا ہے، اور جو اس کے لیے حوصلے کا باعث ہے، وہ صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (25)

"وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے

ISSN: (2311-6552)

والے ہیں۔"

ان کا آزمائش میں آجانا نہ کوئی بڑی بات ہے نہ ہی عجیب۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کا ہی امتحان لیتا ہے۔ لیکن انسان کو اس پر صبر و رضا اور شکر کا رویہ اپنانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم صبر اور شکر سے کام لوگے تو ہم تمہیں مزید عطا کریں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ ۔(26)

"اور یاد کرو جب تمہارے ربّ نے اعلان فرمادیا کہ اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔"

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں، آزمائش و مصائب پر صبر کریں تو اللہ تعالیٰ ہمارے رزق، جان، مال، غرض ہر چیز میں برکت ڈال دے گا۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔ یہ کون سی خوشخبری ہے؟۔۔۔فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ- وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (27)

"یہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت، اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔"

اس کے برعکس شیطان خودکشی کرنے والے کو اس بات کی طرف راغب کرتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اللہ تعالیٰ پر انسان کے ایمان کو کمزور کردے، گویا اللہ کا انکار کردے۔ اسے ایسا محسوس کرواتا ہے کہ اللہ نے تیرے لیے کچھ نہیں کیا جو کچھ برا ہو رہا ہے وہ محض تیرے سے ہی ہو رہا ہے، باقی سب لوگ خوش ہیں ان کو دولت شہرت، عزت ہر چیز ملی مگر تیرے حصے میں کیا ہے؟ عبادت کرنے کا کیا فائدہ؟۔۔۔ان توہمات میں پڑ کر انسان بھٹک جاتا ہے اور کبھی تو مایوسی کی دلدل میں اتنا ڈوب جاتا ہے کہ شرک تک میں مبتلا ہو جاتا ہے اور یوں اپنی دنیا تو خراب کرتا ہی ہے، اپنی آخرت بھی خراب کر دیتا ہے۔ اس لیے ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ دنیاوی و اُخروی سکون کے لیے اللہ پر بہت مضبوط اور کامل عقیدہ رکھے۔ حدیث جبرائیل (علیہ السلام) میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان تومن بالقدر خیرہ وشرہ (28)

"تو ایمان رکھ قدر پر اور خیر و شر پر۔"

جب انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی واحدانیت سما جاتی ہے تو پھر اس کے ہر عمل میں روحانیت نظر آتی ہے۔ ہر شخص کو تسکین کے لیے نہ صرف ایمان کامل رکھنا ضروری ہے بلکہ اُس کی رضا پر راضی رہنا باعث نجات بھی ہے۔ مشہور حدیث مبارکہ ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

رضیت باللہ ربا و بمحمد رسولا و بالاسلام دینا۔(29)

"میں اللہ کے رب ہونے پر محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔"

جب کسی ایسے شخص کے دل میں، جو خودکشی کا ارادہ رکھتا ہو، یہ باتیں واضح ہو جائیں گی تو ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2 Issue-1(Jan-June, 2024)
ISSN: (2311-6552)

ﷺ پر راضی نہ ہو اور خود کشی کر لے۔

ڈاکٹر شازیہ رمضان نے خود کشی کے بارے میں سوالنامہ کے ذریعے ایک سروے کیا جوابات دینے والوں میں اکثریت نوجوانوں کی تھی، جب ان سے خود کشی کے ارتکاب کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سوالات کیے گئے تو نتائج حیران کن تھے۔ اسلامی معاشرے میں ایک عام مسلمان کو اسلام کے بنیادی مسائل کے بارے میں جس قدر کا معلومات ہونی چاہییں، ویسا نہیں تھا۔ اس سروے کے مطابق خود کشی کے بعض اسباب یوں بیان ہوئے:

اسلامی تعلیمات سے دُوری:

سروے کے مطابق 77 فیصد لڑکیوں نے اس پر اتفاق کیا کہ خود کشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کی ایک وجہ اسلامی تعلیمات سے دُوری ہے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ 94 فیصد لڑکیوں کو اس بات کا علم تھا کہ اسلام میں خود کشی حرام ہے جبکہ 6 فیصد لڑکیاں اس بات سے لاعلم تھیں۔

جدید طرزِ زندگی:

جدید طرز زندگی نے جہاں انسانوں کے لیے آسانیاں پیدا کی ہیں، وہیں اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔ سروے کے مطابق 70 فیصد خواتین اس بات سے اتفاق کرتی ہیں کہ پاکستان میں خود کشی کے بڑھتے رجحان میں ایک اہم وجہ جدید طرزِ زندگی بھی ہے اور 30 فیصد خواتین نے اس کے برعکس جواب دیا۔

صبر و تحمل/خواہشات:

ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہر مسلمان کو اپنی زندگی کے معاملات کو انتہائی صبر و تحمل سے حل کرنا چاہیے اور بے جا خواہشات کے پیچھے نہیں جانا چاہیے۔ سروے کے مطابق 27 فیصد خواتین کی یہ رائے ہے کہ خود کشی کے بڑھتے رجحان میں ایک وجہ صبر و تحمل کا دامن چھوڑ دینا بھی ہے اور 50 فیصد خواتین کی رائے یہ ہے کہ لوگ اپنی بے جا خواہشات کی پیروی کرتے ہیں جس میں ناکامی کے سبب سے وہ خود کشی کر لیتے ہیں۔

سوشل میڈیا:

جدید تحقیق کے مطابق سوشل میڈیا، انسانی ڈیپریشن کی بہت بڑی وجہ ہے۔ سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال سے انسان کی طبیعت اور مزاج میں بے سکونی، بے قراری اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے یہ ہر گز مراد نہیں کہ سوشل میڈیا اچھی چیز نہیں بلکہ اس کا اگر اعتدال کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اس کے نقصان سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں خواتین کے سروے کے مطابق 58 فیصد لڑکیاں اس بات سے اتفاق کرتی ہیں کہ خود کشی کے بڑھتے رجحان میں سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوا استعمال بھی شامل ہے، جبکہ

44فیصد خواتین اس بات سے اتفاق نہیں کرتیں۔

عصری واسلامی تعلیمات کی کمی:

بنی نوع انسان کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے آخری پیغام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے قرآن مجید کی شکل میں نازل کیا گیا اور پہلی آیت ہی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کی بنیاد تعلیم وعلم پر رکھی گئی۔ لیکن معاشرے میں سروے سے معلوم ہوا کہ 57 فیصد خواتین اس بات سے اتفاق کرتی ہیں کہ معاشرے میں عصری تعلیم میں ناکامی کے سبب لوگ خود کشی کرتے ہیں اور 44 فیصد اس بات سے اتفاق نہیں کرتیں۔ 77 فیصد خواتین کا یہ کہنا بھی ہے کہ لوگ خود کشی اس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ اسلامی تعلیمات سے دُور ہیں کیوں کہ والدین اپنے بچوں کو مکمل دینی تعلیم نہیں دلاتے، جبکہ 24 فیصد خواتین کا خیال اس کے برعکس ہے۔(30)

مذکورہ بالا بیان کردہ سروے کے اس مختصر بیان سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ دلی سکون کے حصول، ڈپریشن سے نجات، اور طبیعت میں بے چینی، بے سکونی اور بے قراری کا مداوا محض اسلامی تعلیمات پر مکمل طور پر عمل کرنے ہی میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ (31)

"سن لو! اللہ کی یاد سے ہی دل چین پاتے ہیں۔"

انسان کو بے چینی، ڈپریشن، اور ذہنی دباؤ اُسی وقت ہوتا ہے جب انسان کا دل بے چین ہو، اللہ کا ذکر ہی ہے جو انسان کے دل کو ہر لحاظ سے سکون، چین اور راحت عطا کرتا ہے۔ اس لیے عصر حاضر میں ان مسائل سے نجات اور بچاؤ کے لیے نوجوان نسل میں اسلامی، دینی، اور روحانی تعلیمات کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے۔

سفارشات:

معاشرے میں جب تک امن وامان کی صورتحال قائم نہیں ہو گی، تب تک یہ ممکن نہیں کہ لوگ خود کشی جیسے فعل سے بچیں۔ اس ضمن میں چند سفارشات پیش کی جاتی ہیں جن پر انتہائی سنجیدگی سے اداروں اور مذہبی طبقہ کو عمل میں لانا ہو گا:۔

- جہالت و مفلسی کے خاتمے کے لیے مذہبی طبقہ وریاستی اداروں کو تعلیمی نصاب کو عین اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ترتیب دینا ہو گا۔
- اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات کیسے ہے اور یہ کس طرح فرد واحد کی ضروریات کو مکمل کرتا ہے۔

- ایسے رسم ورواج کا خاتمہ کیا جائے جو معاشرے کو اندھیرے میں دھکیل رہے ہیں۔ قانونی ادارے سخت قانون سازی کرتے ہوئے عملدرآمد کروائیں اور ایسے رسم ورواج کا قلع قمع کریں۔
- ماہر نفسیات، مذہبی طبقہ ایسی ورکشاپ انعقاد کریں، جہاں کمزور ذہن کے لوگوں کی تربیت ہو۔
- عدالتی نظام اور حقوق کی پاسداری کے لیے قانونی ادارے حرکت میں آئیں۔
- اسلامی قوانین کے عین مطابق عورت کے حقوق کو یقینی بنایا جائے۔
- پیمرا اس بات کو یقینی بنائے کہ میڈیا پر مثبت مواد دکھایا جائے، منفی پروگرامز، ڈرامے، فلمیں بند کی جائیں۔

دین اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دین اسلام ہر مسلمان، ہر فرد واحد کی ہر ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا:

"مسلمان پر اپنے بھائی کا مال، جان، اور عزت وآبرو حرام ہے۔ ایک مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو پریشان کرے، اپنے ہاتھ سے یا اپنے پاؤں سے یا اپنی زبان سے اُسے تکلیف دے، اور نہ ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اُس کا مال خود پر حلال کرلے اور اُس کے مال کو کھا جائے، یا اس کی جان لے لے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو سیدھا راستہ بتلا دیا جس پر چل کر وہ دنیا وآخرت میں سرخروئی حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس راستہ پر چلنے کی دعا کرنی چاہیے:

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ (32)

"ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قرآن مجید اور اپنے رسول ﷺ کے ذریعے سے سیدھا راستہ دکھایا تاکہ وہ اس پر چل کر دنیا اور آخرت کی بھلائیاں سمیٹ سکے۔ ریاست پاکستان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس ملک میں امن وامان قائم کرنے کے لیے توازن برقرار رکھے، معاشرے میں انتشار کو روکے، عدم برداشت پر کام کرے، ذہنی دباؤ کا شکار لوگوں کے لیے ورکشاپس منعقد کروائے، معاشرے میں عدم توازن خودکشی کا باعث بنتی ہے۔ ایمائل ڈرخائم نے جس قدر خودکشی کو باریک بینی سے دیکھا اور یہ نظریہ پیش کیا ہے خودکشی کی بنیاد معاشرے میں بدامنی ہے، عدم برداشت ہے، انتشار ہے، اگر معاشرہ درست ہے تو خودکشی کی شرح میں کمال حد تک کمی واقع ہوسکتی ہے۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ لوگوں نے اپنے آقاؤں کے حق میں خودکشی کی، کسی نے مرد کے مرنے کے بعد اس کے ساتھ دفن ہونے کی رسم پوری کی، لیکن اسلام نے ان تمام رسومات کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا اور بتایا کہ یہ جان تمہارے پاس امانت ہے، اس کی حفاظت تمہارے ذمہ ہے۔ اسلام میں شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ خود کو ختم کرنا اپنی جان لے لینا ہے، جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار کرتا ہو اور ان کے احکامات پر چلتا ہو، وہ کیسے خودکشی کر سکتا!!۔۔۔ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ہر

انسان کی موت کاایک وقت مقرر کررکھاہے۔اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایاہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (33)

"ہر نفس نے موت کاذائقہ چکھناہے۔"

جب انسان کی موت کاوقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیا گیاہے، تو پھر کس بات کی جلدی ہے مرنے کی؟۔

پاکستان میں خود کشی کے بڑھتے واقعات اس بات کی جانب اشارہ کر رہے ہیں کہ معاشرے میں انتشار کی، عدم برداشت کی، عدم استحکام کی اور عدم تعاون کی صورتِ حال ہے۔ آئے روز اخباروں میں اور ٹی وی چینلز پر خود کشی کے واقعات دکھائے جارہے ہیں، میڈیا کو اس میں اپنامثبت قرداراداکرناہوگا، ٹی وی شوز کے ذریعے اور ڈراموں کے ذریعے، ایسے پروگرامز منعقد کرنے چاہیں کہ جہاں نوجوان کے ذہنی دباؤ کاحل ممکن ہو، علماء وخطباء اپنے خطاب میں اسلامی تعلیمات کے ذریعے خود کشی سے بچنے کے طریقہ کار نوجوان نسل کو بتائیں تاکہ معاشرے سے اس ناسور کاقلع قمع ممکن ہوسکے۔

حوالہ جات:

1۔ سورہ بنی اسرائیل 85:17

2۔ سرہندی، وارث، علمی اُردولغت جامع، نظر ثانی، تنویر حسین، ڈاکٹر، ناشر: علمی کتاب خانہ، کبیر سٹریٹ، اُردوبازار لاہور

3۔ کیرانوی، وحید الزمان، مولانا، القاموس الفرید، (عربی سے اُردو لغت)، طبع اول: 1983ء، ناشر: صابری دارالکتب، اُردوبازار لاہور

4۔ محمود احمد، ڈاکٹر، ضلع بہاول نگر میں خود کشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے اسباب اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تدارک، Journal of Islamic & Arabic Research، V3.No2. Dec, 2022

5۔ محمد شفیع، مفتی، المنجد عربی اُردو، ناشر: مکتبہ مصطفائیہ دیوبند، انڈیا

6۔ World Health Organization, Dated: 16 April, 2024, https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/suicide.

7۔ Murad M. Khan, Haider Naqvi, Durrane Thaver & Martin Prince (2008) Epidemiology of Sucide in Pakistan: Determining Rates in Six Cities, Archives of Suicide Research, 12:2, 155-160, DOI: https://doi.org/10.1080/13811110701857517

8۔ ضلع بہاول نگر میں خود کشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے اسباب اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تدارک

9۔ Imran N, Naveed S, Rafiq B, Tahir SM, Ayub M, Haider II. Pattern of Adolescent Suicides in Pakistan: A content analysis of Newspaper reports of two years. Pak J Med Sci. 2023 Jan-Feb; 39(1):6-11. Doi: 10.12669/pjms.39.1.6851. PMID: 36694742; PMCID: PMC9843018.

10۔ Kimberly A. Van Orden, Stefan Wiktorsson, Paul Duberstein, Anne Ingeborg Berg, Madeleine Mellqvist Fässberg, Margda Waern,Reasons for Attempted Suicide in Later Life, The American Journal of Geriatric Psychiatry,Volume 23, Issue 5,2015,Pages 536-544,ISSN 1064-7481,https://doi.org/10.1016/j.jagp.2014.07.003

11۔ Ulrich Schnyder, Ladislav Valach, Kathrin Bichsel, Konrad Michel,Attempted suicide: Do we understand the patients' reasons?,General Hospital Psychiatry,Volume 21, Issue 1,1999, Pages 62-69,ISSN 0163-8343,https://doi.org/10.1016/S0163-8343(98)00064-4.

12۔ شازیہ رمضان، ڈاکٹر، نوجوانوں میں خود کشی کا بڑھتا ہوا رجحان، اسباب اور اس کا حل؛سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، رائحۃ القلوب، ج:3، شمارہ2، 2019

13۔ بخاری، محمد بن اسماعیلؒ، کتاب المرض، باب تمنی المریض الموت، رقم الحدیث:5671دار طوق النجاۃ، بیروت

14۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم الحدیث:3463دار طوق النجاۃ، بیروت

15۔ ترمذی، کتاب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ، باب:ماجاء فیمن قتل نفسہ، رقم الحدیث:1068دار الغرب الِاسلامی، بیروت

16۔ سورہ البقرہ2:195

17۔ بغوی، معالم التنزیل، 1:418، دار طیبہ، الریاض

18۔ رازی، فخر الدین، امام، التفسیر الکبیر، 10:57، دار الفکر، بیروت لبنان

19۔ ترمذی، محمد بن عیسی، جامع ترمذی، کتاب الطب، عن رسول اللہ ﷺ، باب مَا جَاءَ فِيمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ أَوْ غَيْرِهِ، رقم الحدیث:2044

20۔ نجمہ بانو، ڈاکٹر، پاکستانی معاشرہ میں خودکشی کے اسباب و محرکات اور اسلامی تعلیمات، Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization, https://doi.org/10.53575/arjicc.v2.03(21)u16.214-227، ص:218

21۔ سورہ آل عمران3:140

22۔ سورہ البقرہ2:268

23۔ سورہ الزمر39:53

24۔ سورہ البقرہ2:155

25۔ سورہ البقرہ2:156

26۔ سورہ ابراہیم14:07

27۔ سورہ البقرہ:157

28۔ مجمع الزوائد، ج:1، رقم الحدیث:45، دار الفکر، بیروت لبنان

29۔ اشعث، ابوداؤد سلیمان، سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:1529، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

30۔ ڈاکٹر شازیہ رمضان، ص:72

31۔ سورہ الرعد 28:13

32۔ سورہ الفاتحہ 05:1

33۔ سورہ آل عمران 185:3